السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

متعدد بیویوں کا کیا حکم ہے؟ کیا بیاہ میں عدل شرط ہے اگر یہ جائز ہے تو کیا شب بسری اور جماع میں مساوات کا عدل بھی اس میں شامل ہے؟

نیز اس شخص کا کیا حکم ہے جو متعدد بیویوں سے صرف تفاخر اور خوشحالی کا ارادہ رکھتا ہے۔ باوجودیکہ وہ عدل پر قدرت رکھتا ہے؟ (حمدان ۔ ع ۔ ا)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

تعداد ازواج سنت ہے جو شخص اس کی قوت رکھتا ہو اور اس سے اس کا ارادہ اپنی شرمگاہ کی عفت، نظر نیچے رکھنا، اولاد کی کثرت یا اس بنا پر امت کو جرات دلانا ہو۔ تاکہ لوگ ان چیزوں کو اختیار کر کے، جنہیں اللہ تعالیٰ نے حلال کیا ہے، ان چیزوں سے بے نیاز ہو جائیں، جنہیں اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے اور تاکہ لوگ امت اسلامیہ کی کثرت کے اسباب اپنائیں اور زمین میں اللہ کی عبادت کرنے والوں کی کثرت ہو یا ایسے ہی دوسرے پاکیزہ مقاصد ہیں۔

اور اس معاملہ میں اللہ تعالیٰ کا یہ قول حجت ہے:

وَاِنۡ خِفۡتُمۡ اَلَّا تُقۡسِطُوۡا فِى الۡيَتٰمٰى فَانْكِحُوۡا مَا طَابَ لَـكُمۡ مِّنَ النِّسَآءِ مَثۡنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ‌ ۚ فَاِنۡ خِفۡتُمۡ اَلَّا تَعۡدِلُوۡا فَوَاحِدَةً اَوۡ مَا مَلَـكَتۡ اَيۡمَانُكُمۡ‌ ؕ ذٰ لِكَ اَدۡنٰۤى اَلَّا تَعُوۡلُوۡا ؕ

''اور اگر تمہیں اس بات کا خوف ہو کہ یتیم لڑکیوں کے بارے میں انصاف نہ کر سکو گے تو ان کے سوا جو عورتیں تم کو پسند ہوں دو دو، تین تین یا چار چار ان نکاح کر لو اور اگر اس بات کا ڈر ہو کہ تم ان میں انصاف نہ کر سکو گے تو پھر (ایک ہی (کافی ہے) یا لونڈی جس کے تم مالک ہو۔ اس طرح تم بے انصافی سے بچ جاؤ گے۔'' (النساء: ۳)

نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

''(تمہارے لیے رسول اللہ کی پیروی بہترین روش ہے۔'' (الاحزاب: ۲۱)

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی متعدد بیویاں تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان عدل کرتے اور فرماتے:

((اللَّهُمَّ هذا قَسمي فِيما أملِكُ فلا تَلُمْني فيما تملِكُ ولا أملِكُ))

''اے اللہ! یہ میری ان باتوں میں تقسیم ہے جن کی میں قدرت رکھتا ہوں اور جن باتوں کی قدرت تو رکھتا ہے میں نہیں رکھتا ان میں قصور وار نہ ٹھہرانا۔''

اس حدیث کو اہل السنن نے صحیح اسناد کے ساتھ نکالا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سے مراد یہ ہے کہ عدل ان باتوں میں واجب ہے جو انسان کے اپنے بس میں ہیں۔ جیسے خرچہ دینا اور شب بسری وغیرہ۔ رہی محبت اور جماع، تو یہ انسان کے بس میں نہیں ہے۔

اس مسئلہ میں مذکورہ بالا آیت کریمہ کی تفسیر کے طور پر جو سنت صحیحہ وارد ہیں اور پر عمل کرتے ہوئے کسی مسلم کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ چار سے زیادہ بیویوں کو جمع کرے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلد اول - صفحہ 169

محدث فتویٰ